

پنیم - عدد اٹھارہ

تین مرتبہ دو سو پچاس

Jeff Pippenger

2026-02-25

اب ہم دانی ایل باب گیارہ کی آیت بارہ کے بعض مضمرات پر گفتگو کریں گے، اور بعد ازاں "250" برس کے تین خطوط زمانی کو آیات گیارہ تا پندرہ کی اُس تاریخ کے ساتھ مربوط کریں گے جو 200 قبل مسیح میں جنگِ پانیوم میں پوری ہوئی۔ "250" برس کا وہ خط زمانی جو 457 قبل مسیح میں آغاز پاتا ہے، 207 قبل مسیح میں اُس دور کے وسط میں اختتام پذیر ہوتا ہے جو جنگِ رافیا سے شروع ہو کر جنگِ پانیوم پر ختم ہوتا ہے۔ نیرو کے خط زمانی میں "250" برس کا اختتام قسطنطین کی تین مرحلوں پر مشتمل تاریخ پر ہوتا ہے، جو سنہ 313، 321 اور 330 سے متمثل ہے۔ ریاست ہائے متحدہ کے "250" برس 4 جولائی 2026 کو ختم ہوتے ہیں۔

نیرون کا خط درندہ کی مورت کے آزمائشی وقت کی تاریخ کی نمائندگی کرتا ہے، اول ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں، اور پھر دنیا میں۔ 457 قبل مسیح کا خط ٹرمپ کو عسکری طور پر دو معرکوں کے درمیان نقطہ وسط پر قرار دیتا ہے۔ 1776 سے ممتد زمانہ بھی ٹرمپ کی حتمی صدارت کے لیے ایک نقطہ وسط کی نشاندہی کرتا ہے۔ ان خطوط کو ان کی صحیح جگہ پر رکھنے کے لیے ہم پہلے آیت بارہ اور روس و پوتن کے زوال کو زیر بحث لائیں گے۔ پھر '۲۵۰' برسوں کے تین خطوط، اس کے بعد حسمونی خاندان کا خط۔ ان خطوط کے مرتب ہو جانے کے بعد ہم پطرس کی تطبیق پانیئم کے ساتھ کریں گے۔ جب وہ خطوط اپنی جگہ ہوں گے تو ہمیں یہ پہچاننے کے قابل ہونا چاہیے کہ 18 جولائی، 2020 کے پیغام کی کس طرح اصلاح کر کے منادی کی جانی ہے، اور یہ کہ وہ کتاب یونیل کا پیغام ہے۔

بادشاہِ یہوداہ عزیہ اور بادشاہِ مصر بطلمیوس

جنگِ رافیا میں گیارہویں آیت کو پورا کرنے والی تاریخ، بادشاہِ عزیہ کی تاریخ سے مطابقت رکھتی ہے۔ جب یسعیاہ کو پاک کیا جاتا ہے اور پیغام بارانِ اخیر کی منادی کے لیے قدرت بخشی جاتی ہے، تو اُس کی بلباٹ اُس سال ہوئی جب عزیہ نے وفات پائی۔

اُس سال جب عزیہ بادشاہِ وفات پا گیا، میں نے خداوند کو بھی دیکھا کہ وہ ایک عالی و سر بلند تخت پر متمکن ہے، اور اُس کی رداء کے دامن سے بیگل معمور تھا۔ اشعیا 6:1۔

عزیہ کی موت سے پہلے وہ بغاوت پیش آئی جس کا اُس نے اظہار کیا، جو جنگِ رافیا میں فتح کے فوراً بعد بطلمیوس کی بغاوت کے متوازی اور اُس کے ساتھ ہم آہنگ تھی۔ عزیہ اور بطلمیوس اُس بادشاہِ جنوب کی علامت ہیں جس کا دل بلند ہو گیا ہے، جو اپنی ریاستی اختیار کو کلیسیائی اختیار کے ساتھ ملانے کی کوشش کے ذریعے بغاوت کرتا ہے۔ جب عزیہ نے کلیسیا اور ریاست کو یکجا کرنے کی کوشش کی، تو اس کی پیشانی پر کوڑھ حیوان کے نشان کی تمثیل تھا۔

اور تیسرے فرشتے نے اُن کے پیچھے چل کر بڑی آواز سے کہا، اگر کوئی شخص درندہ اور اُس کی مورت کی پرستش کرے، اور اپنی پیشانی یا اپنے ہاتھ پر اُس کا نشان لے، تو وہ بھی خدا کے غضب کی وہ مے پیے گا جو اُس کے قہر کے پیالے میں بلا آمیزش انڈیلی گئی ہے؛ اور وہ پاک فرشتوں اور برہ کے سامنے آگ اور گندھک سے عذاب دیا جائے گا؛ اور اُن کے عذاب کا دھواں ابدالآباد تک اوپر اٹھتا رہے گا؛ اور انہیں نہ دن کو آرام ہوگا نہ رات کو، جو درندہ اور اُس کی مورت کی پرستش کرتے ہیں اور جو کوئی اُس کے نام کا نشان لیتا ہے۔ مکاشفہ 9:14-11۔

عزیاہ اس کے بعد اس لمحے سے ایک تدریجی موت کی نمائندگی کرتا ہے جب اُس نے کلیسیا اور ریاست کو یکجا کرنے کی اپنی بغاوت آمیز کوشش کی۔ پھر وہ اپنے بیٹے کے ساتھ گیارہ برس تک ایک کمزور و غیر مؤثر مشترکہ بادشاہی کی نمائندگی کرتا ہے۔ عزیاہ اپنی بغاوت کے بعد گیارہ برس زندہ رہا۔ اُس کی بغاوت کی ابتدا اتوار کے قانون کی علامت ہے، جہاں کلیسیا اور ریاست کو یکجا کیا جاتا ہے اور حیوان کا نشان نافذ کیا جاتا ہے۔ گیارہ برس بعد وہ مر گیا، جو جنوبی مملکتِ یہوداہ کے بادشاہ کی حیثیت سے اُس کی سلطنت کے خاتمے کی نمائندگی کرتا ہے، جو ارضِ جلال تھی، یعنی ریاست ہائے متحدہ امریکہ۔

بطلموس کے ساتھ نبوتی نسبت میں، عزیاہ یہوداہ، ارضِ جلال اور مرتد پروٹسٹنٹ کی نمائندگی کرتا ہے، جبکہ بطلموس مصر کی نمائندگی کرتا ہے، جو اژدہا کی قوت ہے اور جسی کا مذہب روح پرستی ہے۔ جب دونوں بادشاہوں کو متوازی خطوط کے طور پر سمجھا جائے، تو عزیاہ ارضِ جلال کی تمثیل نہیں رہتا اور دونوں مل کر دو اقوام کی علامت بن جاتے ہیں۔ مصر اور یہوداہ روح پرستی اور مرتد پروٹسٹنٹ کے مذاہب کی علامتیں ہیں۔ وہ ریاست اور کلیسیا کی علامت ہیں۔ ان کی نمائندہ مملکت داری اور کلیسا داری—جب انہیں ایک ہی علامت کے طور پر ہم آہنگ کیا جاتا ہے—دو اقوام پر مشتمل ہوتی ہے، جیسے ماد اور فارس؛ جیسے فرانس کا مصر اور صدوم؛ جیسے ریاست ہائے متحدہ کے جمہوریت اور پروٹسٹنٹ کے سینگ؛ جیسے اسرائیل اور یہوداہ کی شمالی اور جنوبی بادشاہتیں؛ نیز بت پرست روم اور پاپائی روم۔ دو سلطنتوں کی علامت کے طور پر وہ نبوتاً یروشلم کے پیکل کے ذریعہ باہم مربوط ہیں، جہاں عزیاہ اور بطلموس دونوں نے پیکل میں قربانی گزارنے کی سعی کی تھی۔ دو قومیں جو دونوں ایک ہی مقدس کے خلاف بغاوت کرتی ہیں۔

یہ امر قابلِ توجہ ہے کہ دونوں بادشاہوں کی بغاوت یروشلم کے پیکل کے حوالے سے تھی، جو اُس پیکل کی علامت ہے جہاں دانی ایل نے باب دس میں مسیح کو دیکھا تھا۔ ان دونوں بادشاہوں کی تاریخیں یوکرین کی جنگ پر باہم منطبق ہوتی ہیں، اور اس طرح اُن کی شہادت 2014 میں شروع ہوتی ہے۔ وہ دونوں عسکری فتوحات کے باعث سرفراز کیے گئے، جن کی نمائندگی آیت گیارہ میں رافیہ کی جنگ کرتی ہے۔ رافیہ بائبل کی نبوت کی چھٹی بادشاہت اور قانون اتوار کے اتحادِ ثلاثہ کی حدِ فاصل کو نشان زد کرتا ہے۔ یہ کلیسیاے مجاہدہ سے کلیسیاے مظفرہ کی منتقلی کی حد بھی ہے۔

2014 کے بعد امیر ترین بادشاہ نے 2015 میں صدارت کے لیے انتخاب لڑنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ 2020 میں ریپبلکن سینگ کی نمائندگی کرنے والے امیر ترین بادشاہ کو وہ مہلک زخم لگا جسے بعد میں شفا ملنی تھی۔ 2022 میں یوکرین کی جنگ شدت اختیار کر گئی۔ پھر آیت تیرہ کی تکمیل میں 2024 کے انتخاب میں ٹرمپ واپس آیا۔ جولائی 2023ء میں بیابان میں ایک آواز بلند ہوئی۔ 31 دسمبر 2023ء کو پروٹسٹنٹ سینگ از سر نو زندہ ہوا، اور اسی طرح 2024 کے انتخاب میں—جب ٹرمپ واپس آیا—ریپبلکن سینگ بھی از سر نو زندہ ہوا؛ اور پھر 2025 میں پیکل کے امتحان کی آمد کے ساتھ بنیاد کا امتحان اختتام پذیر ہوا۔

۱۹۸۹

1989 میں جو حقائق منکشف ہوئے، وہ دو پہلوؤں پر مشتمل تھے۔ تحریکاتِ اصلاح کی نبوی مماثلتیں اور دانیال باب گیارہ کی آخری چھ آیات ایک ہی وقت میں منکشف ہوئیں۔ کچھ مخصوص نبوی قواعد ایسے تھے جنہیں آیت چالیس کے ابتدائی پیغام کو قائم کرنے کے لیے بروئے کار لایا گیا تھا۔ انہی حقائق میں سے بعض اب اسی آیت کی پوشیدہ تاریخ کی کنجی ہیں جہاں وہ نبوی جواہر دریافت کیے گئے تھے۔ میں ایک مثال پیش کرتا ہوں۔

1989 میں ایڈونٹسٹ حلقوں میں اس امر کے بارے میں کوئی متحدہ فہم موجود نہ تھا کہ دانی ایل کی آخری چھ آیات کس چیز کی نمائندگی کرتی ہیں۔ یہ عدم اتحادِ دوہری نوعیت رکھتا تھا۔ ان آیات کے

مفہوم پر کوئی اتفاق رائے نہ تھا۔ جو لوگ ان آیات کی سمجھ کا دعویٰ کرتے تھے، انہوں نے ایسے انسانی افکار پیش کیے جو منحرف پروٹسٹنٹ اور کیتھولکیت کی الہیات کے ساتھ مخلوط تھے۔ یہ وہ حق پہلوٹھا کی میراث تھی جو انہیں 1863 کی بغاوت کے اپنے اسلاف سے ملی تھی، جب انہوں نے یربعام کی بنیادی بغاوت میں نافرمان نبی کا کردار ادا کیا۔ ان آیات کے بارے میں وہ انفرادی آرا، زیادہ سے زیادہ، ذاتی تعبیرات تھیں۔ ان کے افکار یا تو بنیادی نبوی اطلاق کے منافی تھے، اور اکثر تو انہی آیات کے اساسی مفروضے کے بھی خلاف تھے جس کی نشاندہی انہوں نے خود کی تھی۔

ان آیات میں ہمیں جو نظر آیا، وہ تمام چھ آیات کے بارے میں ایک متسق اور ہم آہنگ فہم تھا۔ اسی پیغام کے اتساق نے جسے ہم نے دیکھا، مجھے اپنی فہم پیش کرنے کی حوصلہ افزائی کی، اگرچہ مجھے معلوم تھا کہ ایڈونٹسٹ تحریک بحیثیت مجموعی میری اس فہم کو رد کرتی ہے۔ ان آیات کے بارے میں ہماری جو فہم تھی وہ پہلی بار 1996 میں شائع ہوئی، اور وہاں پیش کی گئی وہ فہم وقت کے ساتھ—گزشتہ تیس برسوں میں—مزید مستحکم اور راسخ ہوتی گئی!

اگر آپ مجلہ 'End' 'Time of the End' میں بالکل پہلا حوالہ دیکھیں تو آپ کو Testimonies، جلد 9، صفحہ 11 ملتا ہے۔ 9/11 سے پانچ سال پہلے، مجلہ کا آغاز 9/11 سے ہوتا ہے۔ ان فہمات میں سے ایک جس نے مجھے حوصلہ دیا یہ تھا کہ آیت چالیس میں "وقت انجام" پر شمال اور جنوب کے بادشاہوں سے مراد روحانی، نہ کہ حرفی، قوتیں تھیں۔ اس وقت مجھے پہلے ہی معلوم تھا کہ سسٹر وائٹ نے کہا ہے کہ دانی ایل اور مکاشفہ کی کتابیں ایک ہی کتاب ہیں، اور یہ کہ جو سلسلہ نبوت دانی ایل میں ہے، یوحنا ایسے مکاشفہ میں اٹھا لیتا ہے۔ میں نے یہ پایا تھا کہ مکاشفہ باب گیارہ، جو 1798 میں وقت انجام کے گردوپیش کی تاریخ میں پورا ہوا، اس باب پر سسٹر وائٹ کی تفسیر واضح طور پر یہ تعلیم دیتی ہے کہ فرانس روحانی مصر تھا؛ اور اسی طرح وہ اتنی ہی واضح ہیں کہ مکاشفہ باب سترہ میں درندے پر بیٹھی فاحشہ روحانی بابل تھی۔

سسٹر وائٹ نے ان دو قوتوں کا تعین کتاب عظیم کشمکش میں کیا ہے، اور وہ بیانات یوحنا اور دانی ایل کی شہادت کو باہم جوڑتے ہیں۔ دانی ایل کے باب گیارہ میں بادشاہ جنوب سے مراد وہ قوت ہے جو مصر پر اختیار رکھتی ہے، اور بادشاہ شمال وہ قوت ہے جو بابل پر اختیار رکھتی ہے۔ یہ کہ بائبل اور روح نبوت نے نقطہ ثابت کرنے کے لیے دانی ایل اور مکاشفہ کو یکجا کر کے ہم آہنگی سے ایک سچائی قائم کی—یہ ایسی بات تھی جس پر میں کبھی بھی کسی گمراہ ماہر الہیات یا خود کفیل خدمت کے کسی خودساختہ گمراہ راہنما کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کر سکتا تھا۔

بطلیموس اور عزیاہ کو جنگِ رافیہ اور اُن کے دلوں کے بلند ہو جانے کے بعد کے عواقب کی علامتیں سمجھنا، اس حقیقت کے تابع ہونا ہے کہ بطلیموس قوتِ اژدہا کی نمائندگی کرتا ہے، جو روم کی نیابتی قوت کو شکست دیتا ہے، لیکن پھر اُس نیابتی قوت کے ہاتھوں مغلوب ہو جاتا ہے جس نے آیت دس میں اور 1989 میں بطلیموس کو شکست دی تھی۔ تاریخی امتیازات دانستہ اور اہم ہیں۔

جب وہ کلیسیا اور ریاست کو یکجا کرنے کی کوشش کرتا ہے تو عزیاہ حیوان کا نشان قبول کرتا ہے؛ عزیاہ ارض جمیل ہے، اور ارض جمیل 1989 میں پیغام کی ابتدا میں ایک بڑا استدلالی نکتہ تھا۔ کیا ارض جمیل ریاستہائے متحدہ امریکہ ہے یا سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ کلیسیا؟ جو لوگ اُس وقت اس غلط تصور کے حامل تھے کہ ارض جمیل ایڈونٹسٹ کلیسیا ہے—اور جو اب بھی اسی پر قائم ہیں—وہ یہ استدلال کرتے کہ آیت پینتالیس کا کوہِ مقدس جمیل صاف طور پر خدا کی کلیسیا تھا؛ پس ان کے نزدیک اس کا مطلب یہ تھا کہ کوہ اور ارض دونوں ایک ہی علامت ہیں۔ غالباً یہی عام انسانی استدلال ہے۔

عزیاہ ارض جلال ہے، اور بطلیموس مصر ہے۔ عزیاہ، بطور ارض جلال، پروٹسٹنٹ ازم اور جمہوریت پسندی کے دو سینگ رکھتا ہے۔ بطلیموس کا سیاسی ظہور اشتراکیت اور اس کی مختلف صورتوں کی شکل میں ہے، اور بطلیموس کا مذہبی ظہور احضارِ ارواح اور اس کی مختلف صورتوں کی شکل میں

ہے۔ اژدہا کی قوت کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ ایک گٹھ جوڑے، لیکن جھوٹا نبی، جو ارض جلال ہے، دو سینگوں والی ایک واحد قوم ہے۔

دانیال باب گیارہ آیت چالیس نے یہ ثابت کیا کہ جب 1989 میں سوویت یونین بہا دیا گیا تو ریاست ہائے متحدہ امریکہ پاپائیت کی قائم مقام قوت تھی۔ یہ حقیقت مکاشفہ باب تیرہ کے دو سینگوں والے زمینی درندے کے کردار کے ساتھ مطابقت رکھتی ہے، کیونکہ دونوں کتابیں ایک ہی ہیں۔

اور میں نے ایک اور حیوان کو زمین میں سے ابھرتے دیکھا؛ اس کے دو سینگ تھے برہ کے مانند، اور وہ اژدہا کی طرح بولتا تھا۔ اور وہ پہلے حیوان کے سامنے اس کی ساری قدرت کو عمل میں لاتا ہے، اور زمین اور اس میں بسنے والوں کو پہلے حیوان کی پرستش کراتا ہے، جس کے مہلک زخم کو شفا مل گئی تھی۔ مکاشفہ 13:11، 12۔

مکاشفہ باب تیرہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کو پاپائیت کی نیابتی قوت کے طور پر شناخت کرتا ہے، کیونکہ زمین کا درندہ اُس سمندر سے نکلنے والے درندے کا، جو اُس کے سامنے آیا تھا، سارا اختیار استعمال کرتا ہے۔ آیت دو میں بت پرست روم کے اژدہا نے پاپائیت کو اس کی قوت، تخت اور بڑا اختیار دیا تھا۔ جس لفظ کا ترجمہ 'power' کے طور پر کیا گیا ہے، اس کا مطلب قوت ہی ہے، مگر آیت بارہ میں ایک اور لفظ آیا ہے جس کا ترجمہ بھی 'power' کیا گیا ہے، جس کا مفہوم 'تفویض کردہ اختیار' ہے۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ پاپائیت کی نیابتی طاقت ہے، اور پاپائیت کی تمثیل بت پرست روم سے کی گئی ہے، جس نے، جیسا کہ آیت دوم میں مذکور ہے، پاپائیت کو اپنی عسکری و معاشی معاونت فراہم کی۔ یوں بت پرست روم نے ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی بھی تمثیل کی، کہ وہ بھی پاپائی طاقت کے مذموم کام سرانجام دینے کے لیے اپنے "رتھ، جہاز اور گھڑسوار" مہیا کرے گا۔

جب آیات دس، گیارہ اور پندرہ میں مذکور تین معرکے تاریخ میں پایہ تکمیل کو پہنچے، تو انطیوخس اعظم ہر ایک معرکے میں موجود تھا۔ یہ حقیقت اس امر کی نشاندہی کرتی ہے کہ ان تینوں معرکوں میں جس قوت کی نمائندگی ہے وہ حیوان کی ایک نیابتی قوت ہے، کیونکہ ہمیشہ انطیوخس ہی ہوتا ہے، اور 1989 میں انطیوخس ریاستہائے متحدہ امریکہ کی نیابتی قوت تھا۔

وہ تین جنگیں جو آیت سولہ کے اتوار کے قانون تک لے جاتی ہیں، الفا اور اومیگا کی علامت کی حامل ہیں، اور سچائی کی ساخت بھی لیے ہوئے ہیں۔ پہلی اور تیسری جنگ میں ریاست ہائے متحدہ ہے، جس سے پہلی اور آخری جنگ میں الفا اور اومیگا کی شناخت ظاہر ہوتی ہے۔ وہ تین جنگیں جو آیت سولہ کے اتوار کے قانون تک لے جاتی ہیں، سچائی کی علامت بھی لیے ہوئے ہیں۔ درمیانی جنگ نازی یوکرین کی نیابتی طاقت ہے، جو عبرانی لفظ 'سچائی' کی ساخت کے مطابق وسطی راہ نشان کی بغاوت کی نمائندگی کرتی ہے۔ یہ تین جنگیں 1989 تا اتوار کے قانون کی نمائندگی کرتی ہیں، یعنی وہ آیت چالیس کی "پوشیدہ تاریخ" کی نمائندگی کرتی ہیں۔

مکاشفہ باب گیارہ کی آیت گیارہ اس بات کی نشان دہی کرتی ہے کہ 2023ء وہ وقت ہے جب دونوں سینگ ازسرنو زندہ کیے جاتے ہیں۔ دانی ایل باب گیارہ کی آیت گیارہ بعینہ اسی تاریخی دور کی نشان دہی کرتی ہے۔ نبوت کی داخلی لکیر اور نبوت کی خارجی لکیر 2023ء میں ہم آہنگ ہو جاتی ہیں۔ داخلی لکیر وہ 'امر' ہے جسے دانی ایل نے سمجھا، اور خارجی لکیر وہ 'رؤیا' ہے جسے اُس نے سمجھا۔

وہ بیکل کی آزمائش جسے دانی ایل بیان کرتا ہے، بائیسویں دن شروع ہوئی، اور 9/11 کے بعد بائیس برس—جو وہ وقت ہے جب اشعیاء بیکل میں داخل ہوا—آپ کو 2023 تک لے آتے ہیں۔ اشعیاء 9/11 پر عزیاہ کی موت کی نشان دہی کرتا ہے، جو گیارہ برس تک کوڑھ کے ساتھ زندہ رہا تھا۔ بیکل کی تعمیر کا کام اس پر مشتمل ہے کہ پہلے بنیاد ڈالی جائے، اور اس کے بعد بیکل کھڑی کی جائے اور سنگ تاج رکھا جائے؛ اور یہی امر پھر تیسری کسوٹی تک لے جاتا ہے، جو لاویان باب تئیس کی ترتیب میں نرسنگوں کے

تہوار سے مُمٹل ہے۔ انجیل ابدی کا باطنی کام، خارجی سلسلے کی تاریخ کے دوران پایہ تکمیل کو پہنچتا ہے۔ آیت گیارہ میں پوتن کی تمثیل بطلموس سے کی گئی ہے، اور بادشاہ عزیاہ اس تمثیل پر دوسرا گواہ فراہم کرتا ہے کہ جنوب کا بادشاہ، جو عسکری کامیابی کے سبب سربلند ہوتا ہے، پھر بعد ازاں مذہب کے دائرے میں اپنے آپ کو داخل کرنے کی سعی کرتا ہے۔

اور جنوب کا بادشاہ غضبناک ہوگا اور نکل کر اُس سے، یعنی شمال کے بادشاہ سے، لڑے گا؛ اور وہ ایک بڑی فوج کھڑی کرے گا، لیکن وہ فوج اُس کے ہاتھ میں کر دی جائے گی۔ اور جب وہ اُس فوج کو شکست دے چکے گا تو اس کا دل مغرور ہو جائے گا؛ اور وہ دسیوں ہزاروں کو گرا دے گا، لیکن اس سے وہ مضبوط نہ ہوگا۔ دانی ایل 11:11، 12۔

اوریاہ سمٹھ بطلموس فیلوپاتور کی تاریخ اور بیکل یروشلم میں قربانیاں پیش کرنے کی اُس کی کوشش کا جائزہ لیتا ہے۔

بطلموس اپنی فتح سے اچھا فائدہ اٹھانے کی دانائی سے محروم تھا۔ اگر وہ اپنی کامیابی کو آگے بڑھاتا تو غالباً تمام سلطنتِ انطیوخس کا مالک و مختار بن جاتا؛ لیکن چند ایک ڈرانے دھمکانے پر ہی قانع ہو کر اس نے صلح کر لی، تاکہ اپنی شہواتِ بہیمیہ کی بے انقطاع اور بے مہار تسکین کے لیے خود کو بالکل سپرد کر سکے۔ یوں دشمنوں کو زیر کرنے کے بعد وہ اپنے ہی ردائل سے مغلوب ہوا، اور اس بڑے نام سے غافل رہ کر جو وہ قائم کر سکتا تھا، اس نے اپنا وقت ضیافت آرائی اور فحاشی میں گزار دیا۔

اس کی کامیابی سے اُس کا دل بلند ہو گیا، لیکن وہ اس سے مضبوط ہونے سے بہت دور تھا؛ کیونکہ اس کے رسواکن استعمال نے اس کی اپنی رعایا کو اس کے خلاف بغاوت پر آمادہ کر دیا۔ مگر اس کے دل کا یہ بلند ہونا خصوصاً یہودیوں کے ساتھ اس کے معاملات میں زیادہ نمایاں ہوا۔ یروشلم آ کر اس نے وہاں قربانیاں گزرائیں، اور وہاں کے قانون و مذہب کے خلاف، وہ بیکل کے نہایت مقدس مقام میں داخل ہونے کا نہایت خواہاں تھا؛ لیکن بڑی مشکل سے اسے روکا گیا تو وہ وہاں سے تمام قوم یہود کے خلاف غیظ و غضب میں جلتا ہوا رخصت ہوا، اور فوراً ان کے خلاف ایک ہولناک اور بے امان اضطہاد شروع کر دیا۔ اسکندریہ میں، جہاں یہود اسکندر کے ایام سے مقیم تھے اور نہایت ممتاز شہریوں کے امتیازات سے بہرہ ور تھے، یوسیپیوس کے مطابق چالیس ہزار، اور جیروم کے مطابق ساٹھ ہزار، اس اضطہاد میں قتل کیے گئے۔ مصریوں کی بغاوت اور یہود کا قتل عام یقیناً اس کی بادشاہی میں اسے تقویت پہنچانے والی چیزیں نہ تھیں، بلکہ اس کی سلطنت کو قریب قریب کلی طور پر برباد کر دینے کے لیے کافی تھیں۔ یوریاہ اسمتھ، دانیال اور مکاشفہ، صفحہ 254۔

۲۱۷ قبل مسیح معرکہ رافیہ میں بطلموس فیلوپاتور کی فوجی فتح نے بطلموس کو مضبوط نہ کیا، بلکہ اس سے "اس کا دل بلند ہو گیا"۔ یوکرین کی جنگ میں فتح پوتن کو مضبوط نہ کرے گی، لیکن یہ اس کے "دل کو بلند کرے گی"، جیسا کہ عسکری کامیابی نے بادشاہ عزیاہ کا دل بلند کر دیا تھا۔

اور عزیاہ نے تمام لشکر کے لیے ڈھالیں، اور نیزے، اور خود، اور زریں، اور کمانیں، اور پتھر پھینکنے کے لیے غلیلیں مہیا کیں۔ اور اس نے یروشلم میں ایسے آلات بنوائے جو ہنر مند آدمیوں نے ایجاد کیے تھے تاکہ وہ برجوں اور فصیلوں پر رکھے جائیں اور ان سے تیر اور بڑے بڑے پتھر چھوڑے جائیں۔ اور اُس کا نام دور دور تک مشہور ہوا، کیونکہ وہ نہایت عجیب طور پر مدد پاتا رہا یہاں تک کہ وہ قوی ہو گیا۔ لیکن جب وہ قوی ہو گیا تو اُس کا دل اُس کی ہلاکت تک پھول گیا، کیونکہ اُس نے خداوند اپنے خدا کے خلاف سرکشی کی اور خداوند کے بیکل میں داخل ہوا تاکہ مذبح بخور پر بخور جلائے۔ ۲ تواریخ 14:26-16۔

جنوب کے دو بادشاہ، جن کے دل فوجی فتوحات کے سبب بلند ہو گئے تھے، اسی بیکل میں داخل ہونے اور قربانی چڑھانے کی جسارت کرنے لگے، جب کہ یہ عمل صرف کاہن کے لیے روا تھا۔ دونوں مواقع پر کاہنوں

نے ان متکبر بادشاہوں کی کوششوں کی مزاحمت کی۔ پھر ایک بادشاہ نے یہودیوں کے خلاف انتقامی کارروائی شروع کی، اور دوسرے کی پیشانی پر کوڑھ کی مار پڑی۔

اور عزریاہ کاہن اُس کے پیچھے اندر گیا، اور اُس کے ساتھ خداوند کے اسی کاہن تھے جو بہادر مرد تھے۔ اور انہوں نے بادشاہ عزریاہ کا مقابلہ کیا اور اُس سے کہا، اے عزریاہ، یہ تیرا کام نہیں کہ تو خداوند کے حضور بخور جلائے، بلکہ کاہنوں یعنی ہارون کے بیٹوں کا ہے جو بخور جلانے کے لیے مقدس ٹھہرائے گئے ہیں؛ پس مقدس گاہ سے باہر نکل جا کیونکہ تو نے تعدی کی ہے؛ اور یہ بات تیرے لیے خداوند خدا کی طرف سے عزت کا باعث نہ ہوگی۔ تب عزریاہ غضبناک ہوا اور اُس کے ہاتھ میں بخور دان تھا تاکہ بخور جلائے؛ اور جب وہ کاہنوں پر غضبناک تھا تو خداوند کے گھر میں، بخور کی قربان گاہ کے پاس، اُس کی پیشانی میں کوڑھ پھوٹ نکلا اور کاہنوں کے روبرو ظاہر ہوا۔ تب سردار کاہن عزریاہ اور سب کاہنوں نے اُس پر نظر کی، اور دیکھو، اُس کی پیشانی پر کوڑھ تھا؛ سو انہوں نے اُسے وہاں سے باہر نکال دیا؛ بلکہ وہ خود بھی جلدی سے باہر نکل گیا کیونکہ خداوند نے اُسے مارا تھا۔ اور بادشاہ عزریاہ اپنی موت کے دن تک کوڑھی رہا، اور کوڑھی ہونے کے باعث ایک علیحدہ گھر میں رہتا تھا؛ کیونکہ وہ خداوند کے گھر سے کاٹ ڈالا گیا تھا۔ اور اُس کا بیٹا یوٹام شاہی گھر پر متعین تھا، جو ملک کے لوگوں کا انصاف کرتا تھا۔ اور عزریاہ کے باقی کام، اول سے آخر تک، نبی یسعیاہ بن آموص نے لکھے۔ تواریخ ایام دوم 26:17-22۔

2014 میں یورپ کے عالمیت پسندوں اور حکومتِ اوباما نے قوم یوکرین پر ایک رنگین انقلاب برپا کیا۔ 2022 میں روس نے ایک یلغار کا آغاز کیا جو بالآخر پوتن اور روس کی فتح پر منتج ہوگا؛ جن کی نمائندگی بطلمیوس اور عزریاہ، بادشاہانِ جنوب، کرتے ہیں۔ آیت بارہ میں لکھا ہے کہ پوتن کی فتح کے بعد، "اس کا دل بلند ہوگا؛ اور وہ کئی دسہا ہزار کو گرا دے گا؛ لیکن اس سے وہ تقویت نہ پائے گا۔" پھر تاریخ اس کی بادشاہی کے تدریجی زوال کو ثبت کرتی ہے۔

تدریجی زوال بالآخر اس کی موت پر منتج ہوا، اور جب انطیوخس کبیر نے رافیہ میں اپنی ہزیمت کا بدلہ لیا، تب تک اس کا مقابلہ بطلمیوس فلپاتور سے نہ رہا تھا؛ اس وقت انطیوخس ایک کمسن بچے سے نبرد آزما تھا جو اُس وقت مصر کا حکمران تھا۔ بچہ آخری نسل کی علامت ہے؛ لہذا ایک سطح پر وہ کمسن بادشاہ جیسے انطیوخس نے پانیوم میں مغلوب کیا، مملکتِ جنوب کی آخری نسل ہے۔ عملی سطح پر وہ کمسن بادشاہ انطیوخس کی قوت کے مقابل کمزوری کی نمائندگی کرتا ہے۔

بطلمیوس فیلوپاتور اور انطیوخس کے مابین قرار پانے والی صلح چودہ برس تک قائم رہی۔ اسی دوران بطلمیوس نے اعتدالی اور عیاشی کے سبب مر گیا، اور اس کے بیٹے بطلمیوس ایپیفانس نے، جو اس وقت چار یا پانچ برس کا بچہ تھا، اس کی جانشینی کی۔ اسی اثنا میں انطیوخس نے اپنی مملکت میں بغاوت کو فرو کیا، اور مشرقی حصوں کو مغلوب کر کے اطاعت پر مستحکم کر دیا، تو جب نو عمر ایپیفانس تختِ مصر پر متمکن ہوا وہ ہر قسم کے اقدام کے لیے فارغ البال تھا؛ اور اس موقع کو اپنی سلطنت کی توسیع کے لیے اتنا موافق جانتے ہوئے کہ اسے ہاتھ سے نہ جانے دے، اس نے ایک عظیم الشان لشکر تیار کیا، "پہلے سے بڑا" (کیونکہ اپنی مشرقی مہم میں اس نے کثیر افواج جمع کر لی تھیں اور دولتِ کثیر حاصل کی تھی)، اور مصر کے خلاف روانہ ہوا، اس توقع کے ساتھ کہ کم سن بادشاہ پر آسان فتح حاصل ہو جائے گی۔ وہ کس طرح کامیاب ہوا، یہ ہم عنقریب دیکھیں گے؛ کیونکہ یہاں ان سلطنتوں کے معاملات میں نئی پیچیدگیاں داخل ہوتی ہیں، اور مسرح تاریخ پر نئے کردار متعارف کرائے جاتے ہیں۔ یوریاہ اسمتھ، دانی ایل اور مکاشفہ، 255۔

بادشاہِ جنوب

روس کے آخری مراحل کا خاکہ مرتب کرنا، نبوی بادشاہِ جنوب کے آخری مراحل کا خاکہ مرتب کرنے کے مترادف ہے۔ روحانی بادشاہِ جنوب کی ایک نبوتی خصوصیت—جو 1798 میں وقتِ آخر پر نبوتی تاریخ

میں نمودار ہوا—یہ ہے کہ وہ کس طرح اپنے انجام کو پہنچتا ہے۔ یہی نبوتی خصوصیت بادشاہِ شمال اور جھوٹے نبی میں بھی پائی جاتی ہے۔ وہ تینوں قوتیں جو دنیا کو ہر مجدون تک لے جاتی ہیں، ان کے انجام خدا کے کلام میں بصراحت متعین کیے گئے ہیں۔ پوتن اور روس کے ساتھ جو کچھ بھی پیش آئے گا، وہ بادشاہِ جنوب کے سابقہ خطوطِ نبوت میں پہلے ہی بطور نمونہ دکھا دیا گیا ہوگا۔

جنوب کے روحانی بادشاہ کے زوال کی مثالیں، پہلے روحانی بادشاہِ جنوب کے زوال میں متمثل تھیں، جو دور انقلاب میں الحادی فرانس تھا۔ جنوبی سلطنت کا زوال، جنوبی بادشاہ کے زوال کو بھی شامل ہے۔ نپولین کا زوال، فرانس کے زوال کے مطابق ہے اور اگلی جنوبی سلطنت، یعنی روس، کے زوال کے ساتھ بھی ہم آہنگ ہے۔ روس نے جدید بادشاہِ جنوب کی حیثیت سے اپنا آغاز انقلاب سے کیا، جس طرح فرانس نے بھی بادشاہِ جنوب کی حیثیت سے انقلاب ہی سے آغاز کیا۔

انقلاب، اُس اژدہا کی ایک خصوصیت ہے جو بادشاہانِ جنوب کی علامت ہے۔ اژدہا، جو بادشاہِ جنوب کی بنیادی علامت ہے، شیطان ہے، اور جب وہ ہزار سالہ دور کے اختتام پر ایک انقلاب برپا کرنے کی کوشش کرتا ہے تو آسمان سے آگ نازل ہوتی ہے اور اُسے بھسم کر دیتی ہے۔ ابتدا میں آسمان پر اس کی بغاوت، ہزار سالہ دور کے اختتام پر اُس کی بغاوت کی الفا تھی۔

سنہ 1798ء میں، فرانسیسی انقلاب کے دوران، فرانس نے پیشین گوئی کے مطابق بطور روحانی بادشاہِ جنوب تخت سنبھالا۔ وہ انقلابِ یورپ کی اقوام پر چھا گیا اور بالآخر روسی انقلاب پر منتج ہوا، جس کے فوراً بعد اسی سال بولشویکی انقلاب رونما ہوا۔

1917ء کا روسی انقلاب دو بنیادی مراحل پر مشتمل تھا: فروری انقلاب (جس نے تزاری بادشاہت کا تختہ الٹ دیا، مطلق العنانیت کا خاتمہ کیا، اور سوویتوں کے ساتھ دوہری اقتدار کے ایک دور میں ایک عبوری حکومت قائم کی) اور اکتوبر انقلاب (جسے بولشویکی انقلاب بھی کہا جاتا ہے، جس میں لینن کی قیادت میں بولشویکوں نے ایک کو کے ذریعے اقتدار پر قبضہ کیا، جس کے نتیجے میں سوویت حکمرانی کا قیام عمل میں آیا اور اشتراکیت/کمیونزم کی راہ ہموار ہوئی)۔

تاریخی تجزیوں اور انقلابی نظریے میں (بالخصوص مارکسی نقطہ نظر کے مطابق، مثلاً ٹرائسکی، روزا لکسمبرگ، اور وہ دیگر مفکرین جو مماثلتیں قائم کرتے ہیں)، فرانسیسی انقلاب (۱۷۸۹-۱۷۹۹) کو اکثر روسی واقعات کے مسار کے لیے نمونہ یا ایک خاکہ فراہم کرنے والا سمجھا جاتا ہے۔ فرانسیسی انقلاب کے وہ دو مراحل جو ان روسی مراحل کے لیے نمونہ ٹھہرے، یہ ہیں:

- ابتدائی اعتدال پسند/آئینی مرحلہ (تقریباً 1789-1792)، جو فروری انقلاب کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔ یہ فرانسیسی مرحلہ باسٹیل قلعے پر یورش، ایسٹیٹس جنرل/قومی اسمبلی کا انعقاد، جاگیردارانہ مراعات کا خاتمہ، حقوقِ انسان کا اعلامیہ، اور جیروندیوں اور اعتدال پسند مصلحین کی زیر قیادت آئینی بادشاہت کے قیام کے ساتھ شروع ہوا۔ اس نے مطلق العنان بادشاہت کا تختہ الٹ دیا، مگر بورژوا/آزاد خیال حکمرانی کے بعض عناصر اور دوہری/متنازع اقتداری ڈھانچے برقرار رکھے (مثال کے طور پر اسمبلی اور باقی ماندہ بادشاہت کے درمیان)۔ اسی طرح، فروری 1917 نے زاریت کا خاتمہ کیا، لیکن اس کے نتیجے میں ایک بورژوا عبوری حکومت اور سوویتوں کے ساتھ دوہری اقتدار کی صورت حال پیدا ہوئی۔

- شدت پسند/ژیکوبنی مرحلہ (تقریباً 1792 تا 1794؛ جس میں پہلی جمہوریہ کا قیام، لوئی شانزدہم کا اعدام، اور روبسپئیر اور ژیکوبن/کمپٹی حفظ عامہ کے تحت عہدِ دہشت شامل ہے) اکتوبر (بولشویک) انقلاب سے ہم آہنگ ہے۔ ژیکوبنوں نے زیادہ معتدل ژیروندن سے شدت پسندانہ اقدام کے ذریعے اقتدار چھین لیا، جمہوریہ کا اعلان کیا، ضد انقلاب کو کچلا، اور انقلاب کو مزید عمیق سماجی تحول اور داخلی/خارجی خطرات کے مقابل دفاع کی سمت دھکیلا۔ یہ اس امر کا آئینہ دار ہے کہ بولشویکوں نے عبوری حکومت کا تختہ الٹ دیا، پرولتاری/آمریت پرولتاریا کی

حکمرانی کو مستحکم کیا، اور انقلابی سوشلزم کو آگے بڑھایا۔

یہ مماثلتیں اس امر پر زور دیتی ہیں کہ انقلابات عموماً ایک مخصوص نمونے کی پیروی کرتے ہیں: پہلے مرحلے میں پرانے نظام حکومت کے خلاف ایک ابتدائی وسیع البنیاد بغاوت (جس کی قیادت معتدل یا بورژوا قوتیں کرتی ہیں)، اور اس کے بعد بحران کی فضا میں انقلاب کو 'بچانے' اور اسے مزید گہرا کرنے کے لیے انتہا پسند عناصر کی جانب سے ایک زیادہ انتہاپسندانہ قبضہ اقتدار۔ بولشویکوں نے خود شعوری طور پر فرانسیسی مثال سے رہنمائی لی، اپنی اکتوبر کی بغاوت کو جیکوبن کوڈتا کے ہم مثل سمجھتے ہوئے—ایسا اقدام جو ان کے نزدیک رد انقلاب کی روک تھام اور انقلاب کی ممکنہ استعداد کی تکمیل کے لیے ضروری تھا۔

یہ نوعیاتی خاکہ ٹرائسکی کی تصنیف تاریخ انقلاب روس میں (جس میں روس میں دوہری اقتدار کے مرحلے کا فرانس میں مماثل حرکیات سے صراحتاً تقابل کیا گیا ہے) اور روزا لکسمبرگ کی روسی وقائع پر تحریروں میں بھی نمایاں ہے، جہاں وہ نشان دہی کرتی ہیں کہ انقلاب روس کا پہلا دور (مارچ تا اکتوبر) فرانسیسی (اور انگریزی) انقلابات کے سانچے کی پیروی کرتا ہے، جبکہ بولشویکوں کا اقتدار پر استیلا ژاکوبنوں کے عروج کے موازات واقع ہوتا ہے۔

یسوع ہمیشہ انجام کو ابتدا سے آشکار کرتا ہے، اور بحیثیت بادشاہ جنوب کے پہلے روحانی بادشاہ نپولین کے زوال نے انقلاب کے آغاز کے سنگ میلوں کی پیروی کی، اور یوں اس نے سوویت یونین کے زوال کی نمائندگی کی۔

نپولین کا تدریجی (مرحلہ وار) زوال اسی نوعیاتی فریم ورک میں سوویت اتحاد کے تدریجی زوال اور 1991ء کے انہدام کے ساتھ قریبی مطابقت رکھتا ہے، جس میں فرانسیسی انقلاب کے دو مراحل نے روسی انقلاب کے فروری اور اکتوبر 1917 کے مرحلوں کا پیش نمونہ فراہم کیا تھا۔ یہ مماثلت انقلابی اوج کے بعد کے استحکامی مرحلے (بوناپارٹ ازم) اور اس کے ناگزیر شیرازہ بکھرنے تک بھی پھیلتی ہے۔ یہ تعبیر عمومی تاریخی سانچوں اور مارکسی تجزیات دونوں سے مستفاد ہے (بالخصوص ٹرائسکی کی The Revolution Betrayed اور متعلقہ تصانیف سے)، جن میں نپولین کو بوناپارٹ ازم کے نمونہ اول کے طور پر سمجھا جاتا ہے: ایک شخصی آمرانہ نظام جو کسی انقلاب کے رادیکال اوج کے بعد نمودار ہوتا ہے، طبقوں کے مابین توازن قائم رکھتا ہے، انقلاب کی کلیدی ساختی فتوحات کو محفوظ رکھتا ہے (جبکہ اس کے جمہوری رجحان کو دبا دیتا ہے)، ایک شخصی/فوجی-نوکر شاہی سلطنت قائم کرتا ہے، حد سے زیادہ توسیع اختیار کر لیتا ہے، اور پھر مرحلہ وار انہدام سے گزرتا ہے جو قدیم نظام کی جزوی بحالی پر منتج ہوتا ہے۔

نپولین کا بوناپارٹ ازم پر مبنی عروج اسٹالنسٹ استحکام کے متوازی ہے

ژاکوبینی انتہاپسندانہ مرحلے اور تھرمیدوری رد عمل (1794) کے بعد، غیر مستحکم ڈائریکٹوری (1795-1799) کے دوران، نپولین کے برومئیر کی اٹھارہویں تاریخ کے گو (1799) نے پہلے نظام قونصلہ قائم کیا، پھر سلطنت (1804)۔ وہ بورژوا انقلابی ثمرات کو مدون کرتا اور برآمد کرتا ہے (ناپلونی ضابطہ، جاگیردارانہ مراعات کا خاتمہ، طاقتور مرکزی ریاست)، لیکن انہیں آمرانہ حکمرانی، عسکری جاہ و جلال، اور ایک نئی اشرافیہ کے تابع کر دیتا ہے۔

بولشویک/اکتوبر کے انقلابی مرحلے اور ابتدائی سوویت تجربات کے بعد، بیوروکریٹک انحطاط در آتا ہے (بالخصوص 1920ء کی دہائی کے وسط سے)۔ اسٹالن کے اقتدار کا استحکام بائیں بازو کی اپوزیشن کو شکست دیتا ہے، 'ایک ملک میں سوشلزم' نافذ کرتا ہے، اور ایک پولیس و عسکری-بیوروکریٹک آمریت قائم کرتا ہے۔ منصوبہ بند معیشت اور قومیا شدہ ملکیت (اکتوبر کی بنیادی حاصلات) تو برقرار رہتی ہیں، مگر انہیں ایک مراعات یافتہ کاسٹ کے آلہ کار بنا دیا جاتا ہے، اور بین الاقوامیت ترک کر دی جاتی

دونوں صورتوں میں، انقلابی توانائی "منجمد" کر دی جاتی ہے اور اس کا رخ کسی واحد شخصیت یا ڈھانچے کے تحت ریاستی اقتدار اور توسیع کی جانب موڑ دیا جاتا ہے (ٹرائسکی نے صراحتاً حکومت اسٹالن کو "سوویت بوناپارٹ ازم" کی ایک صورت قرار دیا، جو قونصلی حکومت کے مقابلے میں نیپولین کی سلطنت سے زیادہ قریب تر تھی)۔

تدریجی انہدام

یہی بنیادی ہم آہنگی ہے—زوال کوئی ایک اچانک واقعہ نہیں بلکہ کٹاؤ کے بے دریے مراحل کا سلسلہ ہے، جو مفرط توسیع، داخلی تضادات، عسکری دلدلوں، اطرافی علاقوں پر اختیار کے زیاں، ناکام اصلاحات، اور آخر کار حتمی انحلال/بحالی سے محرک ہوتا ہے۔

نیپولینی فریق (۱۸۱۲ تا ۱۸۱۵)

- 1812ء: روس پر تباہ کن یلغار—گرانڈ آرمی (600,000 سپاہی) رسد و نقل و حرکت کے مسائل، موسم سرما اور مزاحمت کے باعث بری طرح گھٹ گئی۔ یہ ایک تباہی آمیز نقطہ عطف تھا؛ وقار اور افرادی قوت کا بھاری نقصان ہوا۔
- 1813: اس کے خلاف ایک اتحاد تشکیل پاتا ہے؛ لپیژگ میں شکست ("قوموں کی جنگ")-جرمن حلیفوں اور علاقہ جات سے محرومی؛ سلطنت کے سمٹنے کا آغاز ہوتا ہے۔
- 1814ء: اتحادیوں نے فرانس اصلی پر حملہ کیا؛ پیرس کا سقوط ہوا؛ نیپولین تخت سے دستبردار ہوا اور اسے ایلبا جلاوطن کر دیا گیا۔
- 1815: مختصر واپسی (سو روزہ دور)، واٹرلو میں حتمی شکست؛ سینٹ ہیلینا میں مستقل جلاوطنی؛ بوربون بادشاہت کی بحالی (انقلابی ثمرات کی رجعت پسندانہ واپس گیری، اگرچہ کلی نہیں—بعض قانونی و انتظامی تبدیلیاں برقرار رہیں)۔

سوویت جانب (۱۹۷۰ کی دہائی سے ۱۹۹۱ تک)

- اواخر 1970ء سے 1980ء کی دہائی: معاشی جمود (بریڈنیف کے دور میں 'زستوئے')، مزمن قلتیں، تکنیکی پسماندگی، اور امریکہ/نیٹو کے ساتھ کمرشکن ہتھیاروں کی دوڑ—نظامی حد سے زائد پھیلاؤ معیشت کو اندر سے کھوکھلا کرنے لگتا ہے۔
- 1979-1989: افغانستان کی جنگ — سوویت اتحاد کا 'ویت نام'؛ اس دلدل نے وسائل، حوصلے اور بین الاقوامی وقار کا استنزاف کیا (اس طنزیہ مماثلت کو نوٹ کیجیے: نیپولین روس میں تباہ ہوا؛ سوویت اتحاد ایک سنگلاخ، مزاحمتی محاذ جنگ میں لہولہان ہوا)۔
- 1985-1989: گورباچوف کی پیریستروئیکا/گلاسٹوسٹ اصلاحات (نظام کو "بچانے" کی سعی، کچھ اواخر نیپولینی ترمیمات کی مانند) اس کے برعکس تضادات کو بے نقاب کرتی اور ان میں شدت پیدا کر دیتی ہیں؛ مشرقی بلاک کی سیٹلائٹ ریاستیں بغاوت کرتی ہیں اور آزاد ہو جاتی ہیں (برلن کی دیوار 9 نومبر 1989 کو گر جاتی ہے، 1989-1990 کے دوران حکومتیں منہدم ہو جاتی ہیں)—"بیرونی سلطنت" کا نقصان، بالکل اسی طرح جیسے نیپولین کی حلیف ریاستوں کا زیاں۔
- 1990-1991: داخلی قوم پرستانہ بحران؛ جمہوريات خودمختاری کا اعلان کرتی ہیں؛ اگست 1991 میں سخت گیر عناصر کی بغاوت فاش ناکامی سے دوچار ہوتی ہے؛ 25 دسمبر 1991 کو گورباچوف مستعفی ہوتے ہیں؛ سوویت اتحاد پندرہ ریاستوں میں منحل ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد سرمایہ دارانہ بحالی واقع ہوتی ہے (یلٹسن عہد کی شاک تھیراپی، اولیگارکوں، نجکاری)—بحالی

بوربون سے مماثل: انقلاب سے پہلے کے طبقاتی عناصر (یا ان کے ہم مثیل) واپس آجاتے ہیں، مکمل انقلابی ملکیتی تعلقات کو پسپا کرتے ہوئے، جبکہ بعض انتظامی ہیئتیں برقرار رکھی جاتی ہیں۔

دونوں ہی میں "سلطنت" (فرانسیسی کانٹینینٹل سسٹم کے مقابل سوویت مشرقی بلاک/کومیکون کا اٹرونفوڈ) بیرونی کناروں سے مرکز کی جانب بکھرنے لگتی ہے، داخلی انحطاط تیز تر ہو جاتا ہے، ایک آخری بحران اس کے کھوکھلے پن کو آشکار کرتا ہے، اور پرانی سماجی قوتیں ازسرنو اپنا غلبہ قائم کرتی ہیں (بادشاہت/سرمایہ داری)۔ بوناپارٹ ازم ناقابل دوام ثابت ہوتا ہے—جیسا کہ ٹرائسکی نے اسے "نوک پر متوازن ایک ہرم" کہا—کیونکہ یہ معاندانہ بیرونی دباؤ کے ماحول میں انقلاب کی جمہوری بنیاد کو دبا کر، اس کی معاشی بنیاد کا دفاع کرتا ہے (مگر اسے مسخ بھی کرتا ہے)۔ سوویت انہدام وسیع زمانی تناظر میں "اچانک" نہ تھا بلکہ داخلی سڑن کے تدریجی عمل کی منتہا تھا؛ جس طرح نپولین کی سلطنت بھی یکایک معدوم نہ ہوئی بلکہ متواتر شکستوں کے ذریعے بتدریج گھلتی گئی، حتیٰ کہ بحالی بادشاہت واقع ہوئی۔

فرانس اور سوویت یونین کے آغاز اور انجام بادشاہ عزیاء اور بطلموس کی گواہی کے ساتھ ہم آہنگ ہیں۔ بطلموس چہارم فلویپٹر نے رافیہ کی جنگ (217 قبل مسیح) میں شمال کے بادشاہ (انتیوخس سوم) کے خلاف فیصلہ کن فتح حاصل کی، لیکن "اس سے وہ مضبوط نہ ہوگا"—وہ اپنے غلبے کو آگے بڑھانے کے بجائے صلح کر لیتا ہے، پھر عیش و عشرت اور خود بزرگ منشی کی طرف لوٹ آتا ہے، اور پھر (تیسری مکابیوں ۱-۲ میں محفوظ ریکارڈ کے مطابق) اپنی کامرانی کے بعد یروشلم کا دورہ کرتا ہے۔ اس کا دل بلند ہوا تو اُس نے قدس الاقداس میں داخل ہونے اور خود قربانی پیش کرنے کی جسارت کی—یہ سچے خدا کے حضور غاصبانہ تصرف اور تحدی کا فعل تھا۔ وہ الہی ضربت سے (فالچ) مارا گیا، رسوا ہوا، اور پھر خدا کے لوگوں کی ایذا رسانی کی طرف متوجہ ہوا۔ اس کے بعد اس کی سلطنت مسلسل زوال پذیر رہی: اخلاقی انحطاط، داخلی بغاوتیں، اور قوت کا نقصان، یہاں تک کہ موت آگئی۔ یہ بالکل بادشاہ عزیاء (۲ تواریخ ۱۶:۲۶-۲۱) کا آئینہ دار ہے، جس کا دل فوجی کامیابی کے بعد بلند ہوا، پھر اُس نے ہیکل میں داخل ہو کر بخور جلانے کی جسارت کی (کاہنوں کا منصب غصب کرتے ہوئے) اور اُس کی پیشانی میں کوڑھ پھوٹ نکلا، جو ایک علانیہ اور ظاہری عدالت تھی۔ اس کے بعد عزیاء موت تک تنہائی میں رہا، خداوند کے گھر سے کاٹ دیا گیا—اچانک ہلاکت نہیں بلکہ ایک سست اور طول پذیر انجام۔

دونوں بادشاہان جنوب ہیں جن کا تکبر یروشلم کے ہیکل میں مداخلت کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے، اور اس کے بعد وہ فوری سقوط کے بجائے بتدریجی، فرسایشی انجام سے دوچار ہوتے ہیں۔ یہ ہر بعد کے 'بادشاہ جنوب' کے لیے تمثیلی قالب ہے۔

1798: فرانس روحانی بادشاہ جنوب بنا

"وقت انجام" (1798) میں، ملحدانہ فرانس—وہ قوت جس نے ابھی ابھی مصر کی روحانی خصوصیات، یعنی خدا کے علانیہ انکار کو (جیسا کہ مکاشفہ 8:11 میں ہے)، آشکار کیا تھا—پاپائے روم کو گرفتار کر کے بادشاہ شمال، یعنی پاپائیت، پر حملہ آور ہوتا ہے۔ نپولین اس حملے کا عسکری پیکر ہے۔ فرانس 1798 میں تاج جنوب پہنتا ہے، کیونکہ وہ اسی ملحدانہ روح کو بلند کرتا ہے جسے قدیم مصر نے مجسم کیا تھا۔

تاہم جس طرح بطلموس اپنی فتح سے بھرپور فائدہ نہ اٹھا سکا، اسی طرح فرانسیسی انقلاب کا انتہا پسندانہ مرحلہ نہ اپنی حاصلات کو برقرار رکھ سکا اور نہ انہیں پوری طرح برآمد کر سکا۔ جنوب کا تاج آگے منتقل ہو جاتا ہے جب کہ فلسفہ الحاد پختہ ہوتا ہے اور حکومتی سطح پر ایک نئی آواز حاصل کرتا ہے۔

قیادت کی ارتقائی علامات: نیپولین سے لینن تا اسٹالن

یہ تینوں اتفاقی نہیں؛ یہ تدریجی انجام ہیں—اور ہر ایک بادشاہِ جنوب کے اپنی ہی بتدریج انحلال کی طرف سفر میں ایک مزید مرحلے کی نمائندگی کرتی ہے۔ نیپولین—1798 کے بعد پہلی عظیم علامت۔ مصر میں (جو کہ جنوبِ حقیقی ہے) فتحیاب ہو کر وہ حد سے تجاوز کرتا ہے (1812 کی روسی مہم ایک تباہی تھی، جس نے اس کی سلطنت کے کناروں پر قدم بہ قدم (1813-1814) نقصانات کے سلسلے کا آغاز کیا)، آخری شکست اٹھاتا ہے (واٹرلو 1815)، اور دو مرتبہ جلاوطن کیا جاتا ہے۔ نیپولین ایک تدریجی، مرحلہ وار زوال کی نمائندگی کرتا ہے—بالکل بطلموس اور عزیاہ ہی کی طرح۔

لینن نے اکتوبر 1917ء کے انقلاب میں تاج چھین لیا۔ بولشویکی "پیش قدمی" پرانے نظام (جس میں مذہبی اقتدار بھی شامل ہے) کے خلاف جنگ کو جاری رکھتی ہے۔ لیکن ریڈیکل مرحلہ استحکام پذیر نہیں ہو پاتا؛ خود لینن کی صحت ابتدا ہی میں جواب دے جاتی ہے، اور نظام بتدریج افسر شاہی کی شکل اختیار کرنے لگتا ہے۔

کیا وک بال قنا، (مزا ٹراپانوب تیووس) ال او ے نرک مکحتسم، ن لاثسا
وک تارمٹ ی دای نب، ے اتی د رک "دمجنم" نی م تنطلس ی ہاش رسفا-ی ر کسع
یرادری گاج دض ی ک ڈوک ے ک نی لوپین — ت ش ی عم ہدش ای موق) ے اتھکر ظوفحم
اتی د ژوم فرط ی ک (عیسوت) نوری ب روا (تاریہت) نوردنا وک رادتقا رگم، (ریظنمہ
ے سحتف ی نپا اتقی قح ماظن؛ ے اتاج وہ دنلب نی م رورغ ے ک داخل لدمہات۔ ے
عیسوت دئاز ے س ترورض۔ ے اتہر رصاق ے س "ے ناھٹا ہدئاف ہ قحامک"
تاجالصا ماکان، دومج، (ریظنمہ ی ک مہم ی سور ی ک نی لوپین — ناتسن اغفا)
نایز اک سوتسایر ٹئالٹیس، (یہت ششوک ہناسویام ی رخآ کی یئورتسیریپ)
(1991) لالحنایم متح رخآلاب روا، (نصقن اک "سوفیلح" = 1989-90)

سوویت یونین کا انہدام اچانک نہ تھا—وہ تدریجی تھا، بالکل اسی طرح جیسے نیپولین کی سلطنت قدم بہ قدم گھلتی چلی گئی اور جیسے بطلموس اور عزیاہ کے ادوار حکمرانی ان کے ہیکل کے غرور کے لمحے کے بعد زوال پذیر ہو گئے۔ "روحانی" بادشاہِ جنوب (حکومتی قالب میں الحاد) نے اپنی ہی طوالت پذیر داوری پائی: اندر سے کھوکھلا ہو گیا، جھوٹ کو برقرار رکھنے سے عاجز رہا، بادشاہِ شمال کی جوابی تحریک کے بہاؤ میں بہا دیا گیا (خلاً میں پاپائیت کا پھر سے عروج)۔

فرانسیسی انقلاب (دو مراحل) روسی انقلاب (فروری اور اکتوبر/بولشویکی) کی تمثیلی نظیر ہے۔ ناپلیونی بوناپارٹ ازم اور اس کا تدریجی زوال، سٹالنیت کے استحکام اور سوویت تدریجی زوال کی تمثیل کرتے ہیں۔ یہ سب دانیال 11 کے 'جنوب کے بادشاہ' کے سلسلے کی جدید عملی نمود ہے، جو بطلموس کی رافیہ میں ناکامی اور ہیکل سے متعلق تکبر سے شروع ہو کر، عزیاہ کے عین اسی گناہ اور اس کے بتدریجی انجام سے گزرتا ہوا، 1798 کے فرانس اور اس کے الحادی وارث (لینن-سٹالن عہد) تک پہنچتا ہے، جو اپنی فتوحات کے باعث خود کو مضبوط نہ کر سکا۔

لینن، شدید انقلابی بانی یا اقتدار پر قابض (ژاکوبن/بولشویک کے عروج کے متوازی؛ 1917 کے بعد کا "پش" مرحلہ نیپولین کے برومیر کے بعد کے ابتدائی قونصلاتی دور کے مماثل تھا)۔ اسٹالن بوناپارٹسٹ مستحکم کرنے والا تھا (سوویت سلطنت کا معمار، تطہیری کارروائیاں، دوسری جنگِ عظیم میں فتح، سرد جنگ کی معراج؛ دل الحاد میں بلند ہو اٹھا، لیکن طویل المیعاد طور پر اس فتح کو پوری طرح "مستحکم" نہ کر سکا—ضرورت سے زائد توسیع کا آغاز ہوتا ہے)۔

خروشیف عروج کے بعد کے "پگھلاؤ" دور کا رہنما تھا (۱۹۵۳-۱۹۶۴): اُس نے اسٹالن کی مذمت کی ("خفیہ" تقریر" ۱۹۵۶)، بعض بدعنوانیوں کا پردہ چاک کیا، محدود اصلاحات کی کوشش کی، لیکن نظامیاتی

تضادات کو حل نہ کر سکا۔ یہ ایک "ترمیمدوری" یا ابتدائی زوال کے مرحلے کے مماثل ہے—جس میں دہشت کا شکنجہ ڈھیلا پڑتا ہے جبکہ بنیادی ملحدانہ ڈھانچہ برقرار رہتا ہے، تاہم وقار گھٹتا جاتا ہے (مثلاً ۱۹۶۲ کے کیوبا میزائل بحران کی خفت اُن نسبتاً چھوٹی نیپولینی پسپائیوں کی آئینہ دار ہے جو بڑی شکستوں سے پہلے واقع ہوئیں)۔

گورباچوف ایک مایوس الحال مُصلح تھا (1985-1991) جس نے پیریستروئیکا (تجدیدِ ساخت) اور گلاسنسٹ (شفافیت) کو نظام کو "بچانے" کے آخری حربوں کے طور پر اختیار کیا، مگر ان اقدامات نے انہدام کو تیز تر کر دیا—مشرقی بلاک کے زوال (1989 میں برلن کی دیوار) اور داخلی بغاوتوں کی صورت میں۔ یہ "تدریجی انجام" کی سب سے واضح علامت ہے: بالکل اسی طرح جیسے 1814 کی یلغار سے قبل نپولین کی آخری مرحلے کی انطباقی کوششیں، یا بیکل کے تکبر کے بعد بطلمیوس/عزیز کا طول پکڑتا زوال۔ 1989 میں پوپ جان پال دوم (شمال کا بادشاہ) کے ساتھ گورباچوف کا کونکورڈاٹ/ملاقات روحانی شکست کی علامت ہے—جنوب کے بادشاہ کی لادینیت پائنی احیا کے سامنے سر تسلیم خم کرتی ہے۔

یلٹسن حتمی انحلال کی شخصیت تھا (1991 سے آگے) جس نے اگست 1991 کی بغاوت (کو) کے خلاف مزاحمت کی قیادت کی، روس کا صدر بنا، USSR کے ٹوٹنے (دسمبر 1991) کی نگرانی کی، اور شک تھراپی کے ذریعے نجکاری و سرمایہ دارانہ بحالی کو نافذ کیا۔ وہ پراشوب انجام اور انقلاب سے پہلے کے عناصر کی جزوی "بحالی" (اشرافیائی سرمایہ داری، جیسے نپولین کے بعد بوربن خاندان کی واپسی) کا مجسم مظہر ہے۔ جنوب کے بادشاہ کا محل بہا دیا جاتا ہے، اور یوں دانی ایل 11:40 میں مذکور شمال کی بگولہ نما فتح (پاپائیت، امریکہ کے اتحاد کے ذریعے) پوری ہوتی ہے۔

نمونہ شناسی فوری سقوط کے بجائے طول پذیر، مرحلہ وار الہی عدالت کو نمایاں کرتی ہے، جس طرح بطلمیوس چہارم کی رافیا کی فتح نے تکبر، بیکل میں مداخلت، ضربِ الہی، اور تدریجی انحطاط کو جنم دیا؛ عزیز کا کوڑھ اور موت تک کی تنہائی؛ نپولین کی مرحلہ وار شکستیں (روس، لائپزگ، پیرس، ایلبا، واٹرلو)۔ سوویت سلسلہ اسٹالن کے تحت قوت کی معراج کی نشان دہی کرتا ہے، اور خروشچیف کے 'پگھلاؤ' کے دوران بتدریج کھوکھلاہٹ، جو نظام کی دراڑوں کو بے نقاب کرتی ہے۔ پھر بریژنیف کے عہد کا جمود اور اس کے بعد گورباچوف کی اصلاحات رفتار تیز کرنے والے عوامل بن جاتے ہیں؛ یلٹسن کا دور اس عمل کو تکمیل تک پہنچاتا ہے (یو ایس ایس آر تحلیل ہو جاتا ہے، الحاد کی حکومتی صورت اختتام پذیر ہوتی ہے)۔ 'دل کا بلند ہو جانا' پورے سلسلے میں ظاہر ہوتا ہے (الحادی تحدی)، مگر کوئی بھی 'فتح کا پورا فائدہ اٹھاتا' نہیں۔

جنوبی سلاطین کا انجام تدریجی ہے؛ شیطان کے زوال کا آغاز صلیب پر ہوا، اور بالآخر اُسے ایک ہزار سال کے لیے تبعید کر دیا جاتا ہے، پھر اُس کی موت واقع ہوتی ہے۔

اور میں نے دیکھا کہ ایک فرشتہ آسمان سے اترتا ہوا آیا، جس کے ہاتھ میں اتھار گڑھے کی کنجی اور ایک بڑی زنجیر تھی۔ اور اُس نے اُس اڑدہا کو، یعنی اُس قدیم سانپ کو جو ابلیس اور شیطان ہے، پکڑ لیا اور اُسے ہزار برس کے لیے باندھ دیا، اور اُسے اتھار گڑھے میں پھینک دیا، اور اُسے بند کر دیا، اور اُس پر مہر لگا دی، تاکہ وہ پھر قوموں کو گمراہ نہ کرے جب تک کہ ہزار برس پورے نہ ہو جائیں؛ اور اس کے بعد اُس کا تھوڑے عرصہ کے لیے چھوڑا جانا لازم ہے۔

اور میں نے تخت دیکھے، اور وہ اُن پر بیٹھے تھے، اور انہیں عدالت کرنے کا اختیار دیا گیا؛ اور میں نے اُن کی جانیں بھی دیکھیں جو یسوع کی گواہی اور خدا کے کلام کے سبب سے سر قلم کیے گئے تھے، اور جنہوں نے نہ تو درندے کی پرستش کی تھی اور نہ اس کی شبیہ کی، اور نہ اپنی پیشانیوں پر یا اپنے ہاتھوں میں اس کا نشان لیا تھا؛ اور وہ جئے اور مسیح کے ساتھ ہزار برس سلطنت کی۔ لیکن باقی مردے اس وقت تک زندہ نہ ہوئے جب تک وہ ہزار برس پورے نہ ہو گئے۔

یہ قیامتِ اولیٰ ہے۔ مبارک و مقدس ہیں وہ جن کا قیامتِ اولیٰ میں حصہ ہے؛ ایسوں پر موتِ ثانیہ کا کچھ اختیار نہیں، بلکہ وہ خدا اور مسیح کے کاہن ہوں گے اور اُس کے ساتھ ہزار برس تک بادشاہی کریں گے۔

اور جب ہزار برس پورے ہو چکیں گے تو شیطان اپنے قیدخانے سے چھوڑا جائے گا، اور وہ باہر نکل کر اُن قوموں کو جو زمین کے چاروں گوشوں میں ہیں—جوج و ماجوج—گمراہ کرے گا تاکہ انہیں لڑائی کے لیے جمع کرے؛ جن کی تعداد سمندر کی ریت کے برابر ہے۔ اور وہ روئے زمین پر چڑھ آئے اور مقدسوں کی چھاؤنی اور شہرِ محبوب کو چاروں طرف سے گھیر لیا، اور آسمان سے خدا کی طرف سے آگ نازل ہوئی اور انہیں بھسم کر دیا۔ اور وہ ابلیس جو انہیں گمراہ کرتا تھا آگ اور گندھک کی جھیل میں ڈال دیا گیا جہاں حیوان اور جھوٹا نبی بھی ہیں، اور وہ دن رات ابدالآباد تک عذاب میں مبتلا رہیں گے۔ مکاشفہ ۱: ۲۰-۱۰۔

ہم اگلے مضمون میں کتابِ دانی ایل، باب گیارہ، آیات گیارہ تا پندرہ میں مذکور بادشاہِ جنوب کے بارے میں اپنے غور و خوض کو جاری رکھیں گے۔

ٹائم آف دی اینڈ رسالہ 1996 میں شائع ہوا تھا اور یہ کتابِ دانئیل کی اُس نبوت کی نمائندگی کرتا ہے جس کی مہر 1989 میں کھولی گئی تھی۔ حال ہی میں اس رسالے کو چیٹ جی پی ٹی نے پڑھا، اور اس سے رسالے میں پیش کردہ آیت چالیس کی تاریخ میں یوکرین کے کردار کا جائزہ لینے کو کہا گیا۔ ذیل میں اس رسالے کا وہ تفصیلی خاکہ درج ہے جو تیس برس سے عوامی ریکارڈ میں موجود ہے۔ رسالے میں ایلن وانٹ کی تحریروں سے پہلا اقتباس ٹیسٹیمونیز، جلد 9، 11 ہے۔

اجمالی جائزہ: نبوتی ڈھانچے میں یوکرین

رسالے کی دانی ایل 11:40-45 کی نبوتی خاکہ بندی کے اندر، یوکرین کا ذکر سوویت یونین کے انہدام اور پاپائیت (شمال کے بادشاہ) اور ملحدانہ اشتراکیت (جنوب کے بادشاہ) کے درمیان کشمکش کے حوالے سے کیا گیا ہے۔ یوکرین کو نیابتی جنگوں کے اختتامی مراحل میں ایک کلیدی مذہبی اور جغرافیائی سیاسی معرکہ گاہ کے طور پر پیش کیا گیا ہے، بالخصوص یوکرینی کیتھولک کلیسیا اور سوویت اقتدار کے تحت عشروں کی سرکوبی کے بعد اس کی قانونی حیثیت کی بحالی کے تعلق سے۔

مجلہ یوکرین کو دانی ایل 11:40 کی وسیع تر نبوی تکمیل کے حصے کے طور پر پیش کرتا ہے، جس میں ویٹیکن اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے اتحاد کے ذریعے بادشاہِ جنوب کے بہا دیے جانے کی تصویر کشی کی گئی ہے۔ یوکرین کو سوویت الحاد کے کمزور پڑنے اور مشرقی یورپ میں کیتھولک اثر و رسوخ کے احیا کے ثبوت کے طور پر دکھایا گیا ہے۔

بادشاہِ شمال اور بادشاہِ جنوب کے مابین جنگ میں یوکرین

رسالہ یہ تعلیم دیتا ہے کہ جنوب کا بادشاہ الحاد ہے، جو پہلے فرانس (1798) میں اور بعد ازاں سوویت روس میں مجسم ہوا۔ شمال کا بادشاہ پاپائیت ہے، اور دانی ایل 11:40 ایک روحانی جنگ بیان کرتا ہے جو 1798 میں شروع ہوتی ہے اور 1989 میں سوویت یونین کے انہدام پر منتج ہوتی ہے۔ اس سیاق میں یوکرین سوویت بلاک کے ایک حصے کے طور پر ظاہر ہوتا ہے جو دانی ایل 11:40 کی تکمیل میں بہا دیا جاتا ہے۔ یہ اشاعت سوویت یونین کے انہدام کو پاپائیت کے مہلک زخم کی شفا یابی کے پہلے قدم کے طور پر پیش کرتی ہے (مکاشفہ 13)۔

سرکوبی یوکرینی کیتھولک کلیسیا (مآخذ منقولہ)

اس مجلے میں سوویت حکمرانی کے تحت کیتھولکوں کی ایذا رسانی سے متعلق غیر مذہبی دستاویزی شواہد شامل ہیں۔

ٹائم میگزین، 4 دسمبر 1989ء سے:

دوسری عالمی جنگ کے بعد، شدید مگر عمومی طور پر نسبتاً کم خونریز ایذا رسانی یوکرین اور نئے سوویت بلاک میں پھیل گئی، جس نے لاکھوں رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ کے ساتھ ساتھ آرتھوڈوکس کو بھی متاثر کیا۔

یوکرین کو ایک اہم خطے کے طور پر قرار دیا جاتا ہے جہاں کمیونزم کے تحت کیتھولکیت کو دبایا گیا تھا۔

یوکرینی کیتھولک کلیسیا کی قانونی منظوری

یوکرین پر جاری مباحثے کا ایک اہم محور طویل عرصے سے ممنوع قرار دی گئی یوکرینی کیتھولک کلیسیا کی قانونی حیثیت کی بحالی ہے۔

ماخوذ از لائف میگزین، دسمبر 1989ء:

چیکوسلوواکیہ میں حال ہی میں تین نئے کیتھولک اسقف مقرر کیے گئے ہیں۔ اور اس ماہ اٹلی کے دورے کے دوران گورباچوف پاپائے روم یوحنا پولس دوم سے ملاقات کریں گے—یہ کریمین اور ویٹیکن کے رہنماؤں کے درمیان پہلی بالمشافہ ملاقات ہوگی۔ ان نشستوں کے نتیجے میں سوویت یونین میں طویل عرصے سے ممنوعہ یوکرینی کیتھولک کلیسیا کو قانونی حیثیت مل سکتی ہے۔

ماخوذ از یو ایس نیوز اینڈ ورلڈ رپورٹ، 11 دسمبر 1989ء:

یہ توقع کی جاتی ہے کہ مذہبی آزادی کی بحالی میں پچاس لاکھ ارکان پر مشتمل یوکرینی کیتھولک کلیسیا پر عائد سرکاری پابندی اٹھا لی جائے گی، وہ کلیسیا جو 1946 سے زیر زمین قائم چلی آ رہی ہے جب اسٹالن نے اسے روسی آرتھوڈوکس کلیسیا میں ضم کرنے کا حکم دیا تھا۔ یوکرینی کلیسیا کے لیے قانونی حیثیت کا حصول پوپ کا ایک اولین مقصد رہا ہے۔

رسالہ اسے الحادی تسلط کے کمزور ہونے اور کیتھولک اقتدار کی بحالی کی شہادت کے طور پر پیش کرتا ہے۔ اسے ویٹیکن کے سفارتی دباؤ کا براہ راست نتیجہ قرار دیا گیا ہے، اور دانی ایل 11:40 کی تکمیل میں ایک سنگ میل کے طور پر، یوکرین کو سابق کمیونسٹ قلمرو میں پاپائیت کے اثر و رسوخ کی بازیابی کی ایک نمایاں مثال بنا کر پیش کیا گیا ہے۔

پاپائیت کی پیش رفت کے ثبوت کے طور پر یوکرین

کمیونزم کا انہدام محض سیاسی تبدیلی نہیں بلکہ الحاد کی روحانی شکست، پاپائیت کی جغرافیائی-سیاسی پیش قدمی، اور پاپائیت کی عالمی بالادستی کی طرف واپسی کی ابتداء کے طور پر سمجھا جاتا ہے۔ یوکرین سوویت مذہبی جبر کے خاتمے اور مشرقی یورپ میں روم کی تزویراتی فتح کا ایک نمونہ مطالعہ بن جاتا ہے۔ یہ جبری الحاد سے کیتھولک اختیار کی بحالی کی طرف نمایاں منتقلی کی نمائندگی کرتا ہے، اور یوکرینی کیتھولک کلیسیا کو قانونی حیثیت دینے کے لیے اس پیشگویانہ تصدیق کے طور پر برتا جاتا ہے کہ شمال کا بادشاہ جنوب کے بادشاہ کو "بگولے کی مانند" بہا لے جا رہا تھا۔

یوکرین اور وسیع تر نبوتی ترتیب

1. 1798ء - پاپائیت کو مہلک زخم لگتا ہے۔

2. 1917 - الحاد روس منتقل ہوتا ہے (بولشویک انقلاب).
 3. 1989 - سوویت یونین منہدم ہو جاتا ہے۔
 4. یوکرین - کیتھولک کلیسیا کو قانونی حیثیت دے دی گئی۔
 5. پاپائیت دوبارہ جغرافیائی-سیاسی اثر و رسوخ حاصل کرتی ہے۔
 6. ریاست ہائے متحدہ امریکہ بالآخر پاپائیت نفوذ کے ماتحت آ جاتا ہے (دانی ایل 11:41).
 7. تمام دنیا پیروی کرتی ہے (دانیال 11:42-43).
- یوکرین، سوویت الحاد اور بحال شدہ پاپائیت کے اثر و نفوذ کے مابین عبوری عمل کے حصے کے طور پر، مراحل ۳ تا ۴ میں شمار ہوتا ہے۔

یوکرین پر بحث میں حوالہ دے گئے ماخذ

• جیف پیپنجر (بنیادی الہیاتی ڈھانچہ)

روح نبوت

• عظیم کشمکش

• منتخب پیغامات

• کلیسیا کے لیے شہادتیں

غیر مذہبی مطبوعات

• ٹائم میگزین

• لائف میگزین

• یو ایس نیوز اینڈ ورلڈ رپورٹ

یوکرین کا ذکر اس ضمن میں کیا گیا ہے:

• بعد از جنگ عظیم دوم کیتھولکوں پر اضطهاد

• یوکرینی کیتھولک کلیسیا کی زیر زمین بقا

• گورباچوف-ویٹیکن سفارت کاری

• کیتھولک کلیسیائی مراتب کی قانونی بحالی

خبرنامے میں یوکرین کے کردار کی تلخیص

سوویت الحاد کے زیر سایہ یوکرین مقموع کیتھولکیت کا ایک گڑھ تھا۔ یوکرینی کیتھولک کلیسیا کو قانونی حیثیت دیے جانے نے بادشاہ جنوب کے کمزور پڑے کی نشان دہی کی۔ یوکرین میں ویٹیکن کے اثر و رسوخ نے اس بات کو ظاہر کیا کہ پاپائیت کا احیاء ہو رہا تھا، اور یوکرین کی مذہبی تبدیلی اس امر کی ایک ٹھوس شہادت ٹھہری کہ دانی ایل 11:40 کی تکمیل ہو رہی تھی۔ یوکرین سے متعلق واقعات پاپائیت کے مہلک زخم کے اندمال کے پہلے قدم کا حصہ بنے۔ لہذا یوکرین کو ایک تنہا سیاسی واقعہ کے طور پر نہیں، بلکہ دانی ایل 11 کی حتمی حرکات کے ضمن میں ایک نبوی علامت کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔